پانی کی ٹینکی سے مرا ہوا کوا ملا تو اس پانی سے پڑھی گئی نمازوں کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد کی پانی والی ٹینکی کو دھونے کے لیے کھولا گیا، تو اس میں کوا مرا ہوا پایا گیا، جو پھول کر پھٹ چکا تھا۔ کوا پانی میں کب گرا، یہ کسی کو معلوم نہیں، تو جو نمازی اُس پانی سے وضو کرتے رہے، کیا وہ وضو ہو گیا؟ اور کیا اس وضو سے ادا کی گئی نمازیں ہو گئیں یا انہیں دوبارہ پڑھنا ہو گا؟

نوٹ: ٹینکی کی مساحت یا مقدار دَہ دردَہ سے کم ہے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پانی کی ٹینکی دَہ دردَہ (یعنی 225 اسکوائر فٹ/Square Feet) سے کم ہو اور اس میں کوا گر کر مر جائے، نیز اُس کے گرنے اور مرنے کا وقت بھی معلوم نہ ہو، تو حکم شرعی یہ ہے کہ جب کوئی شخص اُسے سب سے پہلے مرا ہوا دیکھے گا، تو اُس کے دیکھنے کے وقت سے اُس پانی کو ناپاک شمار کیا جائے گا، خواہ وہ کوا پانی میں رہنے کے سبب پھول کر پھٹ چکا ہو، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں مرا ہوا کوا دیکھنے سے پہلے اُس پانی سے وضو کر کے جو نمازیں ادا کی گئیں، سب درست ہوئیں، انہیں دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں، البتہ کوا پانی میں پھولا اور پھٹا ہوا دیکھا گیا، تو تین دن رات کی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ دَہ دردَہ (یعنی 225 اسکوائر فٹ/Square Feet) سے کم پانی میں کوا گر کر مر جائے اور وقت معلوم نہ ہو، تو ایسی صورت میں پانی کے ناپاک ہونے کے وقت کے متعلق فقہاءِ احناف کا اختلاف ہے، امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک جانور کے پھول پھٹ جانے کی صورت میں تین دن رات کی نمازوں کا اعادہ کرنا لازم ہو گا۔ جبکہ امام ابو یوسف و محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے نزدیک جس وقت اُسے مرا ہوا دیکھا، اُسی وقت سے اُس پانی کو ناپاک شمار کیا

جائے گا، خواہ وہ جانور پانی میں رہنے کے سبب پھول پھٹ چکا ہو۔ فقہاءِ کرام نے تیسیراً یعنی سہولت و آسانی کے پیشِ نظر اسی قولِ صاحبین پر فتوی دیا ہے اور اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

کنویں میں مرا ہوا جانور دیکھا اور گرنے کا وقت معلوم نہ ہو، تو اس بارے میں امام اعظم اور صاحبین کے اقوال کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وإذا وجد في البئر فأرة أو غيرها ولا يدرى متى وقعت ولم تنتفخ أعادوا صلاة يوم وليلة إذا كانوا توضئوا منها وغسلوا كل شيء أصابه ماؤها وإن كانت قد انتفخت أو تفسخت أعادوا صلاة ثلاثة أيام ولياليها وهذا عند أبي حنيفة رحمه الله وقالا: ليس عليهم إعادة شيء حتى يتحققوا متى وقعت"

ترجمہ: جب کنویں میں چوہا وغیرہ پایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے اور پھولا پھٹا نہ ہو، تو ایک دن رات کی نمازوں کا اعادہ کریں گے، جبکہ انہوں نے اُس پانی سے وضو کیا ہو اور ہر اُس چیز کو دھوئیں گے، جسے وہ پانی لگا ہو اور اگر وہ پھول پھٹ گیا، تو تین دن رات کی نمازوں کا اعادہ کریں گے۔ یہ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف و محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے فرمایا: ان پر کسی چیز کا اعادہ لازم نہیں ہے حتی کہ وہ جان لیں کہ وہ کب گرا ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، صفحہ 20، مطبوعہ کوئٹہ)

قولِ صاحبین پر فتوی ہونے کے متعلق علامہ علاؤ الدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:

"قالا: من وقت العلم فلا يلزمهم شيء قبله، قيل وبه يفتى"

ترجمہ: امام ابو یوسف و محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے فرمایا: (نجاست گرنے کے) علم کے وقت سے پانی کو ناپاک قرار دیا جائے گا، لہٰذا جاننے سے پہلے (نمازوں کا اعادہ وغیرہ) کچھ بھی لازم نہیں آئے گا، کہا گیا ہے کہ اسی پر فتوی دیا جاتا ہے۔

درمختار کی اِس عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:

"(فلا يلزمهم) اى اصحاب البئر شيء من اعادة الصلاة او غسل ما اصابه ماؤها كما صرح به الزيلعي وصاحب البحر والفيض وشارح المنية۔۔۔ (قيل به يفتى) قائله صاحب الجوهرة وقال العلامة قاسم فى تصحيح القدورى قال فى فتاوى العتابى قولهما هو المختار"

ترجمہ: کنویں سے وضو کرنے والوں پر نمازوں کا لوٹانا یا جن چیزوں کو اُس پانی سے دھویا، اُنہیں دوبارہ دھونا، یہ کچھ بھی لازم نہیں، جیسا کہ امام زیلعی، صاحبِ بحر الرائق، صاحبِ فیض اور مُنیۃ کے شارح نے اِس کی صراحت فرمائی۔ کہا گیا کہ صاحبین کے قول پر ہی فتوی ہے، یہ کہنے والے صاحبِ جوہرہ ہیں اور علامہ قاسم بن قُطلُوبُغا رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تصحیح القدوری میں فرمایا کہ فتاوی عتابی میں ہے کہ صاحبین کا قول ہی مختار ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، کتاب الطھارۃ، فصل فی البئر، جلد1، صفحہ420، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "اور اگر وقت معلوم نہیں، تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا، اگرچہ پھولا پھٹا ہو، اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں، **تیسیراً اسی پر عمل ہے۔**" (بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ340، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جب کوا پھولا پھٹا نظر آیا، تو اُس نظر آنے سے ماقبل تین دن رات کی نمازوں کا اعادہ بہتر ہے، جیسا کہ امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) سے ایک سوال ہوا کہ ایک کنواں ہے، جس کا پانی کبھی نہیں ٹوٹتا، اُس میں سے ایک چوہا پھولا ہوا بُودار نکلا، اب اس کے پاک کرنے کی کیا صورت ہے اور ایسی صورت میں نماز لوٹائی جائیگی یا نہیں؟ اگر لوٹائی جائے گی، تو کَے (کتنے) دن کی، مفتی بہ قول تحریر فرمائیں، تو آپ نے جواباً لکھا: "پانی توڑنے کی کوئی حاجت نہیں، جتنا پانی اس میں موجود ہے، اُتنے ڈول نکال دیں، پاک ہو جائے گا، **(اور) تین دن رات کی نماز کا اعادہ بہتر ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد3، صفحہ294، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9443

تاریخ اجراء: 17صفر المظفر1447ھ/12اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net